تعلیم ہیں اور ان کے لیے رہائش کا معقول انتظام ہے۔ کسانوں اور مزدوروں میں بھی ان کے خدمتی پروگرام منظم طریقے سے جاری و ساری ہیں۔ پچھلے ۶ برسوں سے وہ انتخابی سیاست میں حصہ لینے لگے ہیں۔ پچھلے پارلیمانی انتخاب (۱۹۸۷) میں ان کے ۲۴ افراد کامیاب ہوئے تھے۔ موجودہ انتخاب (نومبر ۱۹۹۳) میں ان کے ۱۶ آدمی کامیاب ہوئے ہیں۔ پہلے انھوں نے اخوان کے نام سے حصہ لیا تھا اور اب "اسلامک ایکشن محاذ" کے نام سے۔ کامیابی کے تناسب میں کمی کی وجہ انتخابی نظام کی تبدیلی' اور غیر منصفانہ حلقہ بندی ہے۔ نیز حکمرانوں کے سر پر اسرائیل اور امریکہ کی تلوار لٹک رہی ہے۔ اردن کی اسلامی تحریک اور فلسطین کی تحریکِ مزاحمت "حماس" دونوں ایک ہیں' اور اسرائیل اس اکائی سے لرزاں ہے۔ ان حالات کے پیش نظر اردن کی تحریکِ اسلامی کی یہ کامیابی بہت اہم اور حوصلہ افزا ہے۔

ترکی میں

مصطفیٰ کمال پاشا نے اسلام کو سرزمینِ خلافت سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے کیا کیا جتن نہیں کیے۔ قرآن کریم اور عربی زبان کی تعلیم بند' مسجدیں برباد' اذانیں خاموش' اسلامی لٹریچر ممنوع' عربی رسم الخط منسوخ اور علما قتل کر دیے گئے۔ فرنگی لباس لازم قرار دے دیا گیا۔ خلافت پر خطِ تنسیخ پھیر کر لادینی نظام کو ملک و قوم کا نصب العین قرار دے دیا گیا۔ یہ سب کام محض قراردادوں اور قوانین کے ذریعے نہیں کیے گئے' بلکہ شمشیر و تفنگ کا سہارا لیا گیا۔ قسطمونی میں ملا سعید کردی کی تحریک کو جس طرح کچلا گیا اس میں مصطفیٰ کمال پاشا کی فرعونیت کی جھلک دیکھی جا سکتی ہے۔ ۱۹۲۸ سے لے کر ۱۹۵۶ تک یہ ہنگامہ رستاخیز برپا رہا۔ اس دورِ محن میں ایک مجاہد عالم بدیع الزماں سعید نورسی مرحوم اور ایک نڈر شاعر عاکف بے نے (جسے ترکی کا اقبال کہا جاتا ہے) الحاد ولادینیت اور ظلم و استبداد کے خلاف آواز بلند کی۔ قیدوبند کی صعوبتیں بھگتتے رہے' مگر شمعِ ایمان ہاتھ میں لیے طوفانوں کا مقابلہ کرتے رہے۔ ۱۹۵۶ میں عدنان مندریس کی ڈیمو کریٹک پارٹی نے عصمت انونو کی ریپبلکن پارٹی کو انتخاب میں شکست دی۔ ڈیمو کریٹک کی کامیابی کا راز یہ تھا کہ عدنان مندریس نے انتخابی مہم میں ترک عوام سے یہ وعدہ کر لیا تھا کہ وہ کامیاب ہونے کے بعد عربی مین اذان کو بحال اور اسلامی اقدار کا احیا کرے گا۔ اسی وعدے پر ترکوں نے اپنے باپ (اتاترک) کی پارٹی کو زمین بوس کر دیا۔ عدنان مندریس نے بڑی حد تک وعدہ پورا کر دیا' مگر ترکوں کے لادین حلقے' یہودی اور سیکولرزم میں مبتلا فوجی جرنیل اسے زیادہ برداشت نہ کر سکے۔ ۱۹۶۰ میں فوج نے